12

جماعت احمدیہ لاہور کو تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

(فرمودہ 13 اپریل 1945ء بمقام لاہور)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"جس دن میں قادیان سے چلا تھا اُس سے ایک دن پہلے مجھ پر نزلہ کا شدید حملہ ہوا اور دوسرے دن سفر کی وجہ سے جو مجھے مجبوراً کرنا پڑا یہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی جس کی وجہ سے میں پچھلا جمعہ نہ پڑھا سکا۔ اب گو پہلے سے آرام ہے لیکن اب تک بھی اس کا اثر گلے اور سینہ پر باقی ہے جس کی وجہ سے میں بلند آواز سے تو بالکل نہیں بول سکتا۔ لیکن در حقیقت آہستہ بولنا بھی میری صحت کے لئے مُضِر ہے۔ اس لئے میں صرف چند منٹ ہی بولنا چاہتا ہوں اور وہ بھی نہایت آہستہ آواز سے ہی بول سکتا ہوں۔

کل میں نے یہاں کی جماعت کے عہدہ داروں کی ایک میٹنگ بلائی تھی اور ان کو تبلیغ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی اور اس کے بعض اہم پہلوؤں کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ لیکن تبلیغ ایک ایسا کام ہے جس کو صرف عہدہ دار ہی نہیں کر سکتے بلکہ اس کام کے لئے جماعت کے ہر مرد و عورت، بچے، جوان اور بوڑھے سب کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا میری کل کی نصیحت سے یہاں کی جماعت کے عہدہ داروں

نے کیا اثر قبول کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک جو حاضر ہے وہ میری باتیں غائب کو سنا دے۔ 1 کیونکہ کئی غائب ایسے ہیں جو زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں بہ نسبت حاضر کے۔ پس میں نہیں جانتا جماعت کے عہدہ داروں نے میری اس نصیحت سے کیا فائدہ اٹھایا۔ میں اس بات کو پھر تمام جماعت کے سامنے دہرا دینا چاہتا ہوں تا کہ سب جماعت اپنی ذمہ داری اور اپنے فرض کو سمجھ سکے۔ میں نے کچھ عرصہ سے بار بار خدا تعالیٰ سے علم اور آگاہی حاصل کر کے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ دنیا کے سامنے بہت بُرے دن آنے والے ہیں اور اسلام ایسے خطرناک مرحلہ سے گزرنے والا ہے کہ اس قسم کا مرحلہ اسلام کو کبھی پیش نہیں آیا۔ وہ پیشگوئیاں جو اس قسم کے خطرات کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں بیان کی گئی ہیں اُن کے پورا ہونے کا زمانہ آنے والا ہے۔ اس کے آنے سے پہلے ہمیں اپنی طاقت اور قوت کو مجتمع کر لینا چاہیے اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان مہیا کر لینے چاہئیں تا کہ ہم اسلام کی حفاظت کر سکیں۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے ہندوستان میں سات مقامات پر خصوصیت سے تبلیغی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے اور یہ سات مقامات ایسے ہیں جو ہندوستان اور بیرونی ممالک کو مد نظر رکھتے ہوئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک لاہور ہے جو اس صوبہ کا سیاسی صدر مقام ہونے کی وجہ سے جس میں قادیان واقع ہے دوسرے صدر مقامات سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ دوسرا دلّی ہے جو ہندوستان کا صدر مقام ہے۔ تیسرا پشاور ہے جو ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کا صدر مقام اور اسلامی ممالک کا راستہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ چوتھا کراچی ہے جو عرب کا دروازہ ہونے اور عراق اور ایران وغیرہ کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ پانچواں بمبئی ہے جو افریقہ کے اکثر ممالک کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اور ان جزائر کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے جو ہندوستانی سمندر میں پائے جاتے ہیں اہمیت رکھتا ہے۔ چھٹا مدراس ہے جو سیلون سٹریٹ سیٹلمنٹ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ ساتواں کلکتہ ہے جو ہندوستان کا انتہائی مشرقی مقام ہے اور برما، چین، جاپان، ملایا، سماٹرا اور جاوا کا دروازہ ہونے کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سات مقامات ہیں جو خصوصیت سے ہندوستان اور

بیرونی ممالک میں تبلیغ کرنے کے لئے اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک لاہور بھی ہے۔ اگر اس مقام پر ہماری جماعت کو مضبوطی حاصل ہو جائے تو پنجاب میں احمدیت پھیلانا ہمارے لئے آسان ہو جائے۔ قادیان تو وہی جاتا ہے جس کو احمدیت سے دلچسپی ہو۔ لیکن لاہور میں پنجاب کا ہر شخص آتا ہے۔ اگر احمدیت لاہور میں مضبوط ہو جائے تو بیرونجات سے لاہور میں آنے والا ہر شخص خواہ اسے احمدیت سے دلچسپی ہو یا نہ ہو وہ یہاں کی جماعت کے ذریعہ احمدیت سے متاثر ہو گا۔ اور لاہور میں احمدیت کو طاقت اور قوت حاصل ہو جانے سے سارے علاقہ میں اُسی طرح اثر ڈالا جا سکے گا جس طرح گھڑیال بجانے سے میلوں میل تک آواز سنی جاتی ہے۔

میں نے کل عہدہ داروں کی میٹنگ میں بتایا تھا کہ یہ تبلیغ جو اِس وقت تک ہو رہی ہے یہ کوئی چیز نہیں۔ اِس میں بہت سی خامیاں ہیں۔ اور میں نے ہدایت کی تھی کہ جلد سے جلد لاہور کا سروے کر کے ایک نقشہ تیار کیا جائے جس میں ہر محلے، ہر گلی اور ہر کُوچے پر نشان ہو۔ اور وہ میرے پاس بھیج دیں اور ایک نقل اپنے پاس بھی رکھیں تا کہ اس کے مطابق تبلیغ کی جائے۔ خالی بڑے بڑے حلقے بنا دینا کہ یہ حلقہ نیلا گنبد کا ہے، یہ حلقہ مال روڈ کا ہے، یہ حلقہ دہلی دروازہ کا ہے، یہ حلقہ سول لائن کا ہے یہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ یہ تبلیغ اور یہ کوشش تو ایسی ہی ہے جیسے لاکھوں کے مجمع میں کوئی شخص کھڑا ہو کر کہے کہ بھئی! پانی لانا۔ اس پر بعض دفعہ تو پانی کا ایک گلاس لانے کے لئے ہزار آدمی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بعض دفعہ ایک آدمی بھی نہ اُٹھے گا۔ کیونکہ ہر شخص یہی سمجھ رہا ہو گا کہ اتنے بڑے مجمع میں سے کوئی نہ کوئی جا کر پانی کا گلاس لے آئے گا میرے اٹھنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس یہ تبلیغ جو اِس وقت تک ہو رہی ہے یہ صحیح طریق پر نہیں ہو رہی۔ اس کے لئے سب سے پہلا طریق یہی ہے کہ سارے لاہور کا سروے کر کے نقشہ تیار کیا جائے جس میں ہر محلے، ہر گلی، ہر کُوچے اور ہر چھتے پر نشان لگا ہوا ہو۔ اور اُس کی ایک نقل یہاں کی انجمن کے پاس رہے اور ایک مجھے بھیج دی جائے تا کہ اس کو سامنے رکھ کر میں بھی سوال کر سکوں کہ فلاں گلی میں کتنے غیر احمدی ہیں جن کے ساتھ ہمارے احمدیوں کی دوستی ہے۔ اور اس گلی میں کتنی دفعہ تبلیغ کی گئی۔ یہ بات گو بظاہر معمولی نظر آتی ہے لیکن نتائج کے لحاظ سے بہت شاندار ہے۔ اگر اس طریق کو استعمال کیا جائے تو یہ طریق

تبلیغ کے لئے بہت بڑا دروازہ کھول دینے والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کوشش کرے تو ایک مہینہ کے اندر اندر یہ نقشہ تیار ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں سے چاہتا ہوں کہ وہ کارکنوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تا کہ یہ نقشہ جلدی مکمل ہو جائے اور کام شروع ہو سکے۔

دوسری بات جو میں کل نہیں بتا سکا تھا کیونکہ درحقیقت مَیں گلے کی تکلیف کی وجہ سے بول نہیں سکتا تھا اُس کا اعلان مختصراً آج کر دیتا ہوں۔ جماعت کے کارکن بھی یہاں موجود ہیں اور جماعت کے دوسرے دوست بھی اسے توجہ سے سن لیں کہ اگلے مہینے یعنی مئی کی پندرہ تاریخ تک مجھے لاہور کے احمدیوں کی فہرست پہنچ جانی چاہیے جس میں جماعت کے پندرہ سال اور پندرہ سال سے اوپر کے ہر فرد کے متعلق یہ لکھا ہوا ہو کہ یہ آدمی کوئی کام کرتا ہے یا بیکار ہے۔ اگر کام کرتا ہے تو وہ کام کیا ہے اور آیا وہ کام اس کی لیاقت کے مطابق ہے یا وہ اس سے زیادہ کام کی لیاقت رکھتا ہے مگر مجبوری کی وجہ سے اس کام کو اختیار کئے ہوئے ہے جو اس کی لیاقت سے کم ہے۔ اور اگر بیکار ہے تو کس قسم کا کام کر سکتا ہے اور اُس کی کیا مدد کی جاسکتی ہے۔ آیا اُس کو کام پر لگانے کی کوئی صورت کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ پھر اِسی طرح اس فہرست میں سوائے سرکاری ملازموں کے اور سوائے اُن لوگوں کے جو پہلے سے تاجر ہیں ایسے نوجوانوں کے متعلق بھی لکھا جائے جو تجارت میں دلچسپی رکھتے ہیں یا تجارت کے شائق ہیں مگر یا تو ان کو تجارتی واقفیت نہیں یا ہے مگر سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اور کتنے نوجوان ہیں بیکاروں میں سے یا کام کرنے والوں میں سے جن کے لئے ترقی کے مواقع بہم پہنچا کر اُن کو تبلیغ کے لئے زیادہ مفید بنایا جاسکتا ہے۔

اِس کے بعد میرا منشاء ہے کہ لاہور میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا جائے۔ لاہور تبلیغی مرکز تو منظور ہو چکا ہے گو مجھے ڈر ہے کہ لاہور کے لئے فوری طور پر قابل مبلغ کا ملنا مشکل ہو گا۔ مگر کوشش کی جائے گی کہ جلدی مبلغ کا انتظام ہو جائے اور یہاں پر کام شروع کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ تبلیغ کے اَور ذرائع بھی میرے ذہن میں ہیں مگر ابھی میں اُن کو بیان کرنا نہیں چاہتا۔ جس وقت فہرست مکمل ہو کر میرے پاس آجائے گی اُس وقت میں وہ آسان طریق بتاؤں گا

جس سے قلیل عرصہ میں جماعت کو زیادہ سے زیادہ منظم اور مضبوط کر کے اس کے ذریعہ سے پنجاب میں اور پنجاب سے باہر دائرہ تبلیغ کو وسیع کیا جاسکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہاں کی جماعت کے تعلیم یافتہ دوست وقت کے مطابق کارکنوں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کو جلد سے جلد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر کارکن سُست ہوں تو خود زور دے کر ان کے اندر چستی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں جماعت سے یہ بھی امید کرتا ہوں کہ اگر جماعت کا کوئی کارکن کام کا اہل نہ ہو تو اُس کی جگہ بغیر کسی لحاظ کے دوسرا آدمی مقرر کیا جائے۔ قومی اور دینی کاموں میں کسی انسان کا لحاظ کرنا انسان کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ وہی قوم ایماندار کہلاسکتی ہے جو دین کی ضروریات کو مقدم رکھے اور دینی اور قومی فرض کے مقابلہ میں ذاتی تعلقات کی پروا نہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں لاہور کی جماعت کا کام اَور منظم ہو سکتا تھا۔ اگر جماعت کے بعض اَور افراد کو بھی کام کا موقع دیا جاتا۔ میں نے یہاں کے سکرٹریوں کو دیکھا ہے وہ ایک خاص ٹائپ کے آدمی ہیں اور وہی کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ حالانکہ لاہور میں بعض اَور ٹائپ کے آدمی بھی ہیں جن کو اگر کام کرنے کا موقع دیا جاتا تو وہ کام کے اہل اور جماعت کے لئے مفید ثابت ہو سکتے تھے مگر بوجہ کام کرنے کا موقع نہ ملنے کے وہ اپنے آپ کو جماعت کے لئے مفید ثابت نہیں کر سکے۔ ایک نوجوان کے متعلق جو اچھا کام کرنے والا تھا میں نے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ داڑھی نہ رکھنے کی وجہ سے اُس کو کام سے الگ کر دیا گیا ہے۔ مجھے اس نوجوان پر بھی افسوس ہوا کہ اُس نے اِس رنگ میں اپنی اصلاح نہ کی کہ وہ دین کی خدمت کر سکے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ قانون ان عہدوں کے متعلق ہے جو مرکز کا حصہ ہوں اس کے علاوہ مقامی طور پر کام کرنے کے بعض ایسے مواقع ہوتے ہیں جن پر اِس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لئے اِس قسم کے کاموں پر بعض فعّال نوجوانوں کو لگانا چاہیے۔ اس سے ہمارا جماعتی قانون بھی قائم رہے گا کہ جو نوجوان اس اسلامی شعار کی پابندی کرنے والے نہ ہوں ان کو کوئی ایسا عُہدہ نہ دیا جائے جس کا تعلق مرکز سے ہو۔ اور مقامی ضرورت کے مطابق کام کرنے والے نوجوانوں کو موقع بھی مل جائے گا کیونکہ مقامی طور پر جو کام ان کے سپرد کیا جائے گا وہ قومی عُہدہ یا سلسلہ کا عُہدہ نہیں ہوگا۔ اس طرح ہمارا قانون بھی نہیں ٹُوٹے گا اور نوجوانوں میں

کام کرنے کی روح اور بیداری بھی پیدا ہو جائے گی۔ ایسے نوجوانوں کے رات دن کان بھرنے چاہئیں کہ وہ اسلامی تعلیم کی پابندی نہ کرکے کیوں جماعت کے اندر تفرقہ اور شِقاق کا موجب بنتے ہیں۔ اور جماعت کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اندر یہ احساس پیدا کیا جائے کہ کیوں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کو وہ قیمت دینے کے لئے تیار نہیں جو قیمت وہ فیشن کو دے رہے ہیں۔ اگر نوجوانوں پر متواتر یہ زور ڈالا جائے تو کچھ عرصہ کے اندر اُن کی اصلاح بھی ہو جائے اور پھر مقامی کاموں پر جو مرکز کا حصہ نہ ہوں اُن کو مقرر کرکے ان کی دلچسپی کو بھی قائم رکھا جاسکتا ہے اور ان کی فعّال روح کو مرنے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہماری دونوں باتیں پوری ہو جائیں گی۔ یہ قانون بھی پورا ہو جائے گا کہ جو نوجوان عَلَی الْاِعْلَان شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں اُن کو کسی ملّی عُہدہ پر مقرر نہ کیا جائے اور یہ بات بھی پوری ہو جائے گی کہ ایسے نوجوانوں کو اپنے اِرد گرد رکھا جائے تاکہ خود اُن کی بھی اصلاح ہو اور وہ آگے دوسروں کی اصلاح کا موجب ہوں۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ لاہور کی جماعت جلد سے جلد اِن دو باتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور اپنے نظام کو اِس رنگ میں چلائے گی کہ نئے نوجوانوں کو آگے لانے کی کوشش کی جائے اور ان کو مقامی عُہدوں پر مقرر کرکے ان کی فعّال روح کو ابھارا جائے۔ میں نے بتایا ہے کہ مجھے یہاں کئی قسم کی طبائع اور کئی قسم کی لیاقتوں کے نوجوان نظر آئے ہیں جو کام کرنے کے لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ مگر وہ ایسے ہی پڑے ہیں جیسے دو پہاڑوں کی وادیوں میں پُھول نکلتے بھی ہیں اور لہلاتے بھی ہیں اور سُوکھ بھی جاتے ہیں۔ لیکن اُن کو نہ نکلتے وقت کوئی دیکھتا ہے، نہ لہلہاتے وقت کوئی دیکھتا ہے اور نہ ہی ان کے سُوکھنے پر کسی کو افسوس پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ان وادیوں میں سے دوبارہ پھول نکالنا خدائی طاقت میں ہے۔ اس کی طاقتیں غیر متناہی ہیں وہ اسی لئے بعض چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے اور ان کی پروا نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں اور جو کچھ چاہوں پیدا کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ مقام ہمارا نہیں ہم یہ کام نہیں کرسکتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو چیزیں ہمارے ہاتھ میں دی ہیں ہمیں اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور ان چیزوں کو بیج کے طور پر

استعمال کرنا چاہیے تا کہ ہمارے لئے پہلے سے بھی زیادہ آسانیاں پیدا ہو جائیں اور پہلے سے بھی زیادہ سامان ہمیں مل جائیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے لوگوں کو صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو ہدایات میں نے دی ہیں اُن پر عمدگی سے عمل کرنے کی جماعت کو توفیق بخشے۔ تا کہ میں اپنی نگرانی کے ساتھ لاہور میں احمدیت کی مضبوطی سے عُہدہ بر آ ہو کر سارے پنجاب کی تبلیغ کی تکمیل میں کامیاب ہو سکوں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ ۔"

(الفضل مورخہ 19/ اپریل 1945ء)

1: بخاری کتاب العلم باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعیٰ مِنْ سَامِعٍ